عورت کا کار وغیرہ کی ڈرائیونگ کرنا قرآن و سنت کی روشنی میں

تحریر: علامہ عبدالعزیز بن باز مفتی عالم اسلام
ترجمہ:۔ محمد منیر قمر سیالکوٹی (متحدہ عرب امارات)

الحمدللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ اما بعد:

روزنامہ "الجزیرۃ" میں عورت کے گاڑی چلانے کے بارے میں لوگوں نے کافی بحث شروع کر رکھی ہے حالانکہ یہ بات کسے معلوم نہیں کہ عورت کا ڈرائیونگ کرنا بہت سے ایسے مفاسد کا موجب ہے جو اس کے حق میں لکھنے والوں سے بھی مخفی نہیں اور ان مفاسد میں سے ہی عورت کے ساتھ حرام خلوت کا وقوع، بے پردگی، مردوں کے ساتھ بے مہابا اختلاط و میل جول اور اس ناجائز فعل کا ارتکاب بھی ہے جس کی وجہ سے ہی یہ امور حرام قرار دیئے گئے ہیں اور شریعت مطہرہ نے ان تمام وسائل و ذرائع کو بھی ممنوع قرار دے دیا ہے۔ جو کسی حرام کے ارتکاب تک پہنچاتے ہوں اور انہیں بھی حرام کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن اور عام مومنوں کی عورتوں کو گھروں کی چاردیواری کے اندر قرار پکڑنے کا حکم دیا ہے۔ ایسے ہی حجاب و پردہ کرنے اور غیر محرم مردوں کے سامنے زیب و زینت کے اظہار سے اجتناب کرنے کا بھی حکم فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ تمام امور اس فحاشی کا سبب ہیں جو معاشرے کیلئے زہر قاتل ہے۔

چنانچہ ارشاد الٰہی ہے۔

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلیة الاولیٰ واقمن الصلوٰة واتین الزکوٰة واطعن الله ورسوله (الاحزاب:۳۳)

اور اپنے گھروں میں قرار پکڑو اور اپنا بناؤ سنگھار عہد جاہلیت کی طرح دوسروں کو نہ دکھاتی پھرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔

اور فرمان باری تعالیٰ ہے:

یاایها النبی قل لازواجک و بناتک و نساء المومنین یدنین علیهن من جلابیبهن ذالک ادنی ان یعرفن فلا یوذین (الاحزاب:۵۹)

اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں کو حکم فرما دیجئے کہ وہ اپنے اوپر چادریں اوڑھ لیں تاکہ وہ باآسانی پہچانی جاسکیں اور کوئی انہیں ستانے کے درپے نہ ہو۔

اور ارشاد ربانی ہے:

وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارهن و یحفظن فروجهن ولا یبدین زینتهن الا ماظهرمنها ولیضربن بخمرهن علی جیوبهن ولا یبدین زینتهن الا لبعولتهن او ابائهن اوآباء بعولتهن او ابنائهن اوابناء بعولتهن او اخوانهن او بنی اخوانهن او بنی اخواتهن او نسائهن او ماملکت ایمانهن اوالتابعین غیر اولی الاربة من الرجال او الطفل الذین لم یظهروا علی عورات النساء، ولا یضربن بار جلهن لیعلم مایخفین من زینتهن و توبوا الی الله جمیعاً ایها المومنون لعلکم تفلحون۔(النور:۳۱)

اور مومن عورتوں سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی

حفاظت کریں اور اپنی زیب و زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیں اور اپنی زینت کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے شوہروں، اپنے باپوں، اپنے سسروں، اپنے بیٹوں، اپنے شوہروں کے بیٹوں، اپنے بھائیوں، اپنے بھتیجوں، اپنے بھانجوں، اپنی میل جول کی عورتوں، اپنے غلاموں، بے غرض زیر دستوں اور ان بچوں کے جو ابھی عورتوں کے بھیدوں سے واقف نہ ہوئے ہوں اور وہ زمین پر زور سے پاؤں نہ ماریں کہ ان کی پوشیدہ زینت (پازیب) کا دوسروں کو علم ہو سکے اور اے مومنو تم سب اللہ کی طرف تائب ہو جاؤ تاکہ فلاح و بھلائی پاؤ۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

ماخلا رجل بامراۃ الا کان الشیطان ثالثھما

کوئی مرد جب کسی عورت کے ساتھ خلوت و تنہائی میں ہوتا ہے تو ان کے مابین تیسرا شیطان آجاتا ہے۔

شریعت مطہرہ نے بے عزتی و رسوائی کا موجب بننے والے تمام وسائل و اسباب سے بھی منع کر دیا ہے۔ جیسے غافل پاکدامن عورتوں پر فحاشی کی تہمت لگانا بھی ہے اور اس کی انتہائی سخت سزا مقرر کی گئی ہے تاکہ معاشرے کو ان امور کے عام ہونے سے پاک رکھا جائے جو رسوائیوں کا سبب بنتے ہیں۔

جب کہ عورت کا گاڑی چلانا ان اسباب میں سے ہی ایک ہے جو اس نتیجہ تک پہنچانے والے ہیں جو کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ لیکن شریعت کے احکام سے جہالت اور ان امور کے برے نتائج سے لاعلمی، منکرات و ممنوعات تک پہنچانے والی اشیاء ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہی بکثرت وہ لوگ جو قلبی امراض میں

مبتلا ہوتے ہیں۔ اباحیت پسندی اور غیر محرم عورتوں کو تاڑنے میں تلذذ جن کا شیوہ بن چکا ہے۔ ایسے تمام لوگوں کے لئے عورت کی ڈرائیونگ اور اسی طرح کے دوسرے امور خاص کر فتنے اور بے حیائی کا باعث بنتے ہے۔ ارشاد الٰہی ہے۔

قل انما حرم ربی الفواحش ماظھرمنھا وما بطن والا ثم والبغی بغیرالحق و ان تشرکوا باللہ مالم ینزل بہ سلطاناً وان تقولوا علی اللہ مالا تعلمون۔(الاعراف:۳۳)

(اے نبی) کہہ دیجئے کہ میرے رب نے ظاہر و باطن ہر قسم کی بے حیائی کی باتوں گناہ، ناحق کی بغاوت کو حرام کیا ہے اور یہ بھی حرام کیا ہے کہ تم کسی ایسی چیز کو اللہ کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری اور یہ بھی حرام کیا ہے کہ تم اللہ کے ذمے وہ باتیں لگاؤ جو تم نہیں جانتے ہو۔

اور فرمان الٰہی ہے۔

ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین۔ انما یامرکم بالسوء والفحشاء وان تقولوا علی اللہ مالا تعلمون (البقرہ:۱۶۸۔۱۶۹)

اور شیطان کی پیروی مت کرو وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ وہ تمہیں برائیوں اور فحاشیوں کا حکم دیتا ہے اور اس بات پر برانگیختہ کرتا ہے کہ تم اللہ کے ذمے وہ باتیں لگاؤ جو تم نہیں جانتے ہو۔

اور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

ماترکت بعدی فتنۃ اضرعلی الرجال من النساء

میرے بعد مردوں کیلئے عورتوں سے زیادہ ضرررساں فتنہ کوئی نہ ہوگا۔

اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

كان الناس يسئلون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير و كنت اسئله عن الشر مخافة ان يدركني، فقلت۔ يارسول الله! انا كنا في جاهلية و شرو جاء الله بهذا الخير فهل بعده من شر؟ قال نعم قلت وهل بعد ذالک الشرمن خير قال نعم و فيه دخنة قلت وما دخنة؟ قال: قوم يهدون بغير هديي تعرف منهم و تنكر، قلت:فهل بعد ذالک الخير من شر؟ قال نعم دعاة على ابواب. جهنم من اجابهم اليها قذفوه فيها، قلت: يارسول الله! صفهم لنا قال۔ ہم من جلد تنا ويتكلمون بالسنتنا قلت فما تامرني ان ادركني ذالک؟ قال تلزم جماعة المسلمين واما مهم قلت: فان لم يكن لهم امام ولا جماعة؟ قال: فاعتزل تلک الفرق كلها ولو ان تعض باصل شجره حتى يدركک الموت وانت على ذلک(متفق عليه)

لوگ نبی ﷺ سے خیر و بھلائی کے امور کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے اور میں شر و برائی کے امور کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال پوچھا کرتا تھا تاکہ میں کہیں ان میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جاھلیت و شر کی زندگی گزار رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ یہ خیر (اسلام) لایا تو کیا اس خیر کے بعد شر بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا: کیا اس شر کے بعد پھر خیر کا عہد آئے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اور اس میں "دخنہ" ہو گا۔ میں نے عرض کیا وہ دخنہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک قوم میری تعلیمات کو چھوڑ کر اپنی مرضی کے طریقہ پر چل کر بھی اپنے آپ کو ہدایت پر سمجھے گی تم پہچانو گے اور انکار کرو گے۔ میں نے عرض کیا اس خیر کے بعد پھر شر بھی ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ لوگ جہنم کے دروازوں پر کھڑے اس کی طرف بلا رہے ہوں گے۔

جس نے ان کی بات مان لی وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمیں ان لوگوں کے اوصاف بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ ہمیں میں سے ہوں گے اور ہماری ہی زبان بولیں گے۔ میں نے عرض کیا اگر میں اس دور کو پالوں تو آپ ﷺ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہو۔ میں نے عرض کیا اگر ان کی کوئی جماعت نہ ہوئی اور نہ ہی کوئی امام ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا ان تمام فرقوں سے الگ تھلگ رہو اور اگر تم درخت کی جڑ (اسلام کی بنیاد کتاب و سنت) کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور اسی حالت میں تمہیں موت آجائے تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

اور میں (یعنی ابن باز) ہر مسلمان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے قول و فعل میں تقویٰ اختیار کرے۔ فتنوں اور ان کی طرف بلانے والوں سے ہوشیار رہیئے۔ ہر وہ امر جو اللہ کی ناراضگی کا موجب ہو یا اس کا ذریعہ بننے والا ہو اس سے دور رہے اور ہر ممکن کوشش کرے کہ وہ ان لوگوں میں سے نہ بنے جن کے بارے میں اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں فتنوں اور فتنہ پروروں سے محفوظ رکھے اور اس امت کیلئے دین اسلام کی حفاظت فرمائے اور برائی کی طرف بلانے والوں سے افراد امت کو بچائے رکھے اور ہمارے اخبارات میں لکھنے والوں اور تمام مسلمانوں کو ان امور کے سرانجام دینے کی توفیق سے نوازے جو اس کی رضا و خوشنودی کا موجب ہیں جن میں مسلمانوں کی صلاح و فلاح اور ان کی دنیا و آخرت میں نجات ہے۔ وہ اس کا ولی و خواہاں اور اس پر قادر ہے۔ وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ و صحبہ وسلم۔